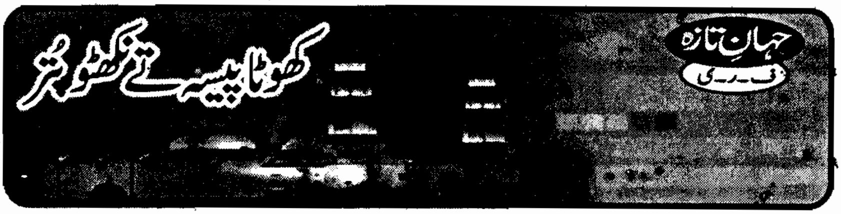

کھوٹا پیسہ تے نکھٹو پتر

اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہ محاورہ کس نے اور کب ایجاد کیا کہ ''کھوٹا پیسہ تے نکھٹو پُتر کدی نہ کدی کم آ ای جاندا اے'' مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی سچائی اور صداقت حالات نے ثابت کر دی ہے۔ گذشتہ دنوں ملک عزیز میں لوڈشیڈنگ کا عذاب جس قدر شدید تھا اس نے تو مسلم لیگ (ن) کے اچھے خاصے حامیوں کو بھی شرمندگی سے منہ چھپانے پر مجبور کر دیا تھا کیونکہ میاں برادران الیکشن کے دوران جس طرح کے وعدے کرتے تھے اس سے تو معلوم ہوتا تھا کہ لوڈشیڈنگ کا تذکرہ اب قصے کہانیوں میں ہی ملا کریگا۔ حتیٰ کہ چھوٹے میاں نے تو نہ صرف کہ وفاقی حکومت کے خلاف احتجاج کا انوکھا طریقہ ایجاد کرتے ہوئے مینار پاکستان پر کیمپ لگا لیا تھا۔ بلکہ عام تقریروں میں وہ جذبات میں آ کر یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اگر میں 6 ماہ میں لوڈشیڈنگ ختم نہ کردوں تو شہباز شریف میرا نام نہیں۔ اسی جوش وجذبے میں ہوش سے بیگانہ ہوتے ہوئے میرے علاقے شاہ کوٹ میں تقریر کرتے ہوئے یہ تک کہہ دیا کہ اگر میں چھ ماہ میں ''بجلی'' ختم نہ کردوں تو میرا نام تبدیل کر دینا۔

الغرض قسما قسم اور رنگا رنگ کے نعرے اور وعدے تھے جو بڑے میاں اور چھوٹے میاں عوام سے کرتے تھے اور عوام بھی کچھ حالات کی ستائی ہوئی اور کچھ مروت سے انہی سیاسی بیانات اور جھوٹے وعدوں پر یقین کرنے پر مجبور تھی کیونکہ بڑے لوگوں کا تو طریقہ ہی یہ ہوتا ہے خصوصاً جس کا سرکار و دربار سے کچھ واسطہ ہو جائے خواہ سیاست کی بنیاد پر یا بیوروکریسی کی وجہ سے وہ ہر فن مولا ہو جاتا ہے ہر مجلس میں حاضرین مجلس کے تیور دیکھ کر گفتگو کرنا اور بالکل ہی سفید جھوٹ بولتے جانا پھر اس پر کسی قسم کی ندامت کے اثرات تک مرتب نہ ہونا یہ کسی سیاسی یا سرکاری درباری شخص کا کام اور حوصلہ ہی ہو سکتا ہے ورنہ جس کے اندر ضمیر نام کی کوئی چیز ہو وہ تو ویسے ہی پانی پانی ہو جاتا ہے۔

اس کی ایک ہی زندہ مثال دیکھ لیں کہ عالمی سطح پر ڈالر کی قیمت کم کرنے کا واویلا کیا گیا اور

حکومت اور اس کے خاندان نے اس پر اپنے بھونپوؤں سے داد بھی خوب وصول کی لیکن اس کا عوام کو کیا فائدہ ہوا کیا اشیائے خورد ونوش یا ضروریات زندگی سستی ہوگئیں یا بسوں' گاڑیوں کا کرایہ کم ہوگیا۔ اس کا بھی تمام تر فائدہ امراء اور حکمران طبقے نے اٹھایا۔ ہاں البتہ کہنے کی حد تک بیان بازی ہوتی رہی کہ کرائے کم کر دیئے جائیں ڈالر کی قیمت کم ہونے کے اثرات عوام تک پہنچنے چاہئیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن عملاً کچھ بھی نہیں کیونکہ یہ سب سیاست ہے اور عوام سے دھوکہ دہی اور ڈرامہ بازی کا ایک انداز......

اب یہ لوڈ شیڈنگ بھی 18 گھنٹے تک جا پہنچی لیکن مجال ہے جو حکمرانوں کے کان پر جوں تک بھی رینگی ہو۔ لیکن جونہی عمران خان اور بزعم خود بلکہ خود ساختہ شیخ الاسلام طاہر القادری المعروف علامہ کینیڈین نے لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاج کی کال دی تو بڑے میاں کا بیان آیا کہ "جیسے بھی ہو لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ 6 سے 7 گھنٹے تک آنا چاہیے۔ مجھے اعداد و شمار سے کوئی غرض نہیں" اور آپ دیکھ رہے ہیں اس دن سے لوڈ شیڈنگ کے دورانیے میں کچھ کمی آ گئی ہے۔ کیونکہ یہ احتجاج کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اگر اب بجلی مہیا کی جا سکتی ہے تو احتجاج سے پہلے کیوں نہیں اور اگر بجلی ہے نہیں تو اب کہاں سے آ رہی ہے۔ نیز جیسے اب کمی کو پورا کیا جا رہا ہے۔ باقی دنوں میں کیوں نہیں؟۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو اس محاورے کی صداقت ہی نظر آ رہی ہے کہ "کھوٹا پیسہ تے نکھٹو پتر کبھی نا کبھی کام آ ہی جاتے ہیں" باقی فیصلہ آپ کر لیں کہ ان دونوں میں کھوٹا پیسہ کون ہے۔ اور نکھٹو پتر کون؟

اس کی ایک اور مثال بھی موجودہ حالات میں واضح ہے وہ ہے جنگ گروپ کا بپا کردہ فتنہ۔ کہ جس نے پوری قوم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور اب کونوں کھدروں سے ایسے ایسے علامہ اور مفتیان برآمد ہو رہے ہیں کہ الامان والحفیظ جیو کے ٹی وی چینل پر جو کچھ ہوتا رہا اور ہو رہا ہے اس کے بارے میں قطعاً دوسری کوئی رائے نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ لیکن کیا یہ اب پہلی دفعہ ہوا ہے۔ یا صرف اسی ایک چینل کا گناہ ہے اور باقی سارے لوگ دودھوں نہائے ہوئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ پاکستان میں پرنٹ اور الیکٹرانک ہر قسم کا میڈیا شرک و بدعت پھیلانے' بے حیائی کو رواج دینے اور لوگوں کے اخلاق کو بگاڑنے کا فریضہ کس قدر دلیری اور جرات سے ادا کر رہا ہے۔ کیا اسی جنگ گروپ نے اپنے الیکٹرانک میڈیا پر اپنے ڈراموں میں صحابیات اور ازواج مطہرات کے نام ڈرامے

میں اداکاراؤں کے نہیں رکھے اور پھران کو خفیہ محبت وعشق کرتے نہیں دکھایا گیا اور پھران کے نام لے کران سے فحش اور گندے فقرے اور جملے منسوب نہیں کئے گئے؟ اور کیا جنگ جیو سمیت پورے کا پورا میڈیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً خلفاء راشدین کے متعلق توہین آمیز پروگرام نہیں کرتا۔ لیکن کون ہے جو ان کے اس غلط طور طریقوں پر احتجاج کرے یا ان کی بندش کا مطالبہ کرے۔ آج ضرورت ہے اس بات کی کہ میڈیا نے اگر یہ حالات خود ہی پیدا کر لیے ہیں تو سرکاری اور قانونی طور پر صحابہ کرامؓ امہات المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین ودیگر اکابرین امت کی ناموس کیلئے کوئی ضابطہ اخلاق تیار کروانا لینا چاہیے اور یہ ہر اس شخص کا فرض ہے جو ان مقدس ہستیوں سے محبت رکھتا ہے۔ مجھے معاشرے کے باقی طبقات سے تو کچھ نہیں کہنا کیونکہ میں سمجھتا ہوں یہ سب یا تو کھوٹے پیسے میں یا نکھٹو پتر جنہیں کسی ساہوکار نے اس وقت کے لیے ہی سنبھالا اور پالا ہوا ہے اور وہ انہیں خوب خوب استعمال بھی کر رہا ہے۔ لیکن افسوس تو ان سلفیت اور صالحیت کے علمبرداروں پر ہے جو کل تک انہی جلسے، جلوسوں اور ریلیوں کی وجہ سے علماء کرام، شیوخ الحدیث اور اکابرین کو مطعون کہا کرتے تھے آج وہ پتہ نہیں کس کے حکم پر کس کا کام کرتے ہوئے ہر تاریخی دن کی مناسبت سے جلسے جلوسوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور اس میں ہر چھوٹے بڑے کی شرکت "جہاد" کا درجہ رکھتی ہے۔ کیا ان کا یہ طرز عمل **ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداد ایحبونھم کحب اللہ** کا آئینہ دار تو نہیں؟

حالانکہ ان کا کردار تو **والذین آمنوا اشد حبا للہ** کا مصدق ہونا چاہیے تھا۔ کیا آج کسی ادارے یا شخصیت کا نامناسب تذکرہ شرک و بدعت اور فحاشی، عریانی اور بے حیائی سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے کہ جہاں آپ کی ایمانی غیرت تو بیدار نہ ہوئی لیکن حق نمک ادا کرنا شاید مجبوری ہے۔ ویسے بھی ان لوگوں کا کیا گلہ کرنا کہ جن کی پیدائش بھی مسجد کے احاطے میں ہوئی لیکن آج ان کی زبانیں انہی مساجد و مدارس کے خلاف زہر اگلتی، شعلے پھینکتی اور آگ برساتی ہیں افسوس ہے ایسے دماغوں اور زبانوں پر جنہیں اپنے حقیقی باپ کی خدمات میں بھی خامیاں نظر آئیں کہ باپ تو ساری زندگی مسجد و مدرسہ کی چٹائیوں پر گذار دے لیکن بیٹا انہی مساجد و مدارس وران کے خدام کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کی سعی نامشکور کرے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

لیکن چلو اس امید سے درگزر کرتے ہیں کہ پتر بھاویں نکھٹو ای ثابت ہو یا اے پر کدی تے کم آ ی جاوے گا۔ ان شاء اللہ